غیبت

''کشف الباری'' صحیح بخاری شریف کی اردو زبان میں مقبول ترین تحقیقی شرح ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے درسی افادات پر مشتمل اس شرح کی اب تک سات جلدیں شائع ہوکر قبول عام حاصل کرچکی ہیں، آٹھویں اورنویں جلد زیر طبع ہیں، اس شرح کی ''کتاب الادب'' میں غیبت پر جوکلام کیا گیا ہے، وہ نذر قارئین ہے۔ (مدیر)

غیبت کی تعریف

❶ پہلی بات غیبت کی تعریف سے متعلق ہے، امام راغب نے غیبت کی تعریف کی ہے ھـي أن يـذكـر الإنسان عيب غيره من غير محوج إلى ذكر ذلك کسی دوسرے آدمی کا عیب بغیر ضرورت کے بیان کرنے کو غیبت کہتے ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے ''احیاء العلوم'' میں غیبت کی تعریف کی ہے ''الغيبة أن تذكر أخاك بما يكرهه لوبلغه''۔

علامہ ابن اثیر نے ''النهاية في غريب الحديث'' میں غیبت کی تعریف کی ہے ''الغيبة وهو أن يذكر الإنسان في غيبته بسوء وإن كان فيه''(۱)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی میں غیبت کی تعریف کی ہے ''هي ذكر العيب بظهر الغيب''(۲)

حاصل یہ کہ کسی شخص کا اس انداز سے اس کی عدم موجودگی میں تذکرہ کرنا کہ وہ اگر اسے سن لے تو اسے اچھا نہیں لگے گا، غیبت ہے۔

بعض لوگوں نے کہا کہ غیبت مطلقاً کسی شخص کی برائی بیان کرنے کا نام ہے، چاہے وہ حاضر ہو یا غائب ہو...... لیکن راجح یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا تو غیبت ہے کیونکہ لفظ کے لغوی معنی کی اسی صورت میں رعایت ہے جن تعریفات میں ''غائب ہونے'' کی قید نہیں لگائی گئی ہے، وہاں بھی یہ قید محذوف ماننی چاہیے۔(۳)

غیبت کا حکم

❷ غیبت کو بعض علماء نے صغائر یعنی چھوٹے گناہوں میں شمار کیا ہے(۴) لیکن جمہور علماء کے نزدیک غیبت

(۱) النهاية لابن الأثير: ۳/۳۹۹

(۲) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۱۶/۳۳۵

(۳)فتح الباري: ۱۰/۵۷۵

(٤) فتح الباري: ۱۰/۵۷٦، إرشادالساري: ۱۳/۷۱

کبائر میں سے ہے، علامہ قرطبی وغیرہ کئی علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، (۵) کیونکہ غیبت کے متعلق قرآن و حدیث میں بڑی شدید وعیدیں آئی ہیں جو اس کے کبیرہ ہونے پر واضح دلالت کرتی ہیں۔

حدیثِ معراج میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وہ ناخنوں سے اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے، ان کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جبریل نے فرمایا "هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في أعراضهم" (۶) یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزت پر حرف چینی کرتے ہیں۔

سعید بن زید کی مرفوع روایت ہے "إن من أربى الربا الإستطالة في عرض المسلم بغير حق" (۷) (......کسی مسلمان کی عزت کے متعلق ناحق زبان درازی کرنا سود کی بدترین صورت ہے۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کی روایت میں ہے "من أكل لحم أخيه في الدنيا، قرب له يوم القيامة، فيقال له: كله ميتا، كما أكلته حيا، فيأكله، ويكلح ويصيح" (۸) یعنی جس شخص نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا یعنی غیبت کی قیامت کے دن وہ اس کے قریب کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس کو مردہ ہونے کی حالت میں کھا جیسا کہ تو نے زندہ ہونے کی حالت میں اسے کھایا تھا تو وہ اسے کھائے گا، اور ترش رو ہو کر چیخے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے "الأدب المفرد" میں حضرت جابرؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں "كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وارتفعت ريح خبيثةٌ منتنة، فقال أتدرون ماهذه؟ هذه ريح الذين يغتابون المؤمنين" (۹) (حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک بدبودار ہوا چلی، آپ نے فرمایا، جانتے ہو یہ کیا ہے؟...... یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مؤمنین کی غیبت کرتے ہیں۔)

غیبت کے بارے میں ان احادیث میں جو وعیدیں بیان ہوئی ہیں، ان کے پیش نظر علماء نے غیبت کو کبائر میں شمار کیا ہے۔

---

(۵) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۷/۱۶، نیز دیکھیے فتح الباري: ۵۷٦/۱۰

(٦) أخرجه أبوداود في كتاب الأدب، باب في الغيبة: ۲٦۹/٤ (رقم الحديث: ٤۸۷۸) وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في تحريم أمراض الناس: ۲۹۹/۵ (رقم الحديث: ٦۷۱٦)

(۷) أخرجه أبوداود في كتاب الأدب، باب في الغيبة: ۲٦۹/٤ (رقم الحديث: ٤۸۷٦) وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في تحريم أعراض الناس: ۲۹۷/۵ (رقم الحديث: ٦۷۱۰)

(۸) تفسير ابن كثير، سورة الحجرات: ۲۱٦/٤

(۹) الأدب المفرد على صدر فضل الله الصمد، باب بلاترجمه: ۱۹٤/۲ (رقم الحديث: ۷۳۲)

غیبت سے توبہ کی صورت:

❸ غیبت کے گناہ سے توبہ کی کیا صورت ہے؟ بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ سے توبہ کی جائے، یعنی ندامت کے ساتھ استغفار کیا جائے اور آئندہ دل کے اندر اس سے بچنے کا عزم ہو، بس یہی کافی ہے۔(۱۰)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہے، اس کے لیے استغفار کیا جائے تو اس سے تلافی ہو جائے گی۔(۱۱)

لیکن جمہور علماء فرماتے ہیں کہ غیبت کر کے حق تلفی کی گئی ہے، لہٰذا جب تک جس شخص کی غیبت کی گئی ہے اس سے معافی طلب کر کے حق تلفی کو معاف نہ کرایا گیا ہو، اس وقت تک یہ گناہ معاف نہیں ہوگا، کیونکہ حق العبد صرف توبہ اور استغفار سے ادا نہیں ہوتا، جب تک ادا نہ کیا جائے یا معاف نہ کرایا جائے۔(۱۲) اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، آپؐ نے فرمایا "من كانت له عند أخيه مظلمة في عرض أومال ، فليتحللها منه"(۱۳)

معاف کرانے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ جا کر اس سے صاف کہہ دیا جائے کہ میں نے آپ کی غیبت کی ہے، آپ مجھے معاف کر دیں۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا، کہ اس طرح اظہار کرنا کوئی ضروری نہیں، اجمال اور ابہام کے ساتھ اگر کہہ دیا جائے کہ آپ کی جو حق تلفی مجھ سے ہوئی ہے آپ معاف فرما دیں اور وہ معاف کر دے تو ان شاء اللہ غیبت کا گناہ معاف ہو جائے گا۔(۱۴)

کس کی غیبت کرنا جائز ہے

❹ اگر کوئی شخص مشہور فاسق و فاجر ہے اور وہ علانیہ فسق و گناہ کا ارتکاب کرتا رہتا ہے، تو اس کی برائی اور فسق کو بیان کرنا غیبت ممنوعہ میں داخل نہیں۔(۱۵) ایک روایت میں ہے "من ألقى جلباب الحياء فلاغيبة

---

(۱۰) روح المعاني، سورة الحجرات، الجزء : ۲۵، ۱۳/۱۶۰

(۱۱) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۱۶/۳۳۷

(۱۲) شرح الطيبي على مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم : ۱۰/۱۲۵، نیز دیکھیے مرقاة المفاتيح على مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان، والغيبة والشتم: ۹/۱۹۷

(۱۳) أخرجه البخاري في كتاب المظالم والغضب، باب من كانت له مظلمة عندالرجل...... (رقم الحديث: ۲۴۴۹) وأخرجه الإمام أحمد في مسنده: ۲/۴۳۵

(۱۴) ردالمحتار على الدرالمختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۵/۲۹۰، الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: ۱۶/۳۳۹، روح المعاني: ۱۳/۱۶۱

(۱۵) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الشهادات، باب الرجل من أهل الفقه......: ۱۰/۲۱۰

له ''(۱۶)(جو حیا کی چادر اتار دے، اس کی غیبت حرام نہیں اور ایک حدیث مرفوع میں ہے ''اذکروا الفاجر بما فیه کی یحذره الناس ''(۱۷) یعنی فاسق کی برائی بیان کروتا کہ لوگ اس سے بچ سکیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے ثلاثه لیست لهم حرمة: صاحب الهوی، والفاسق المعلن، والإمام الجائر (۱۸) یعنی تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں، ایک خواہش و ہوا پرست کی، دوسرے علانیہ فاسق کی اور تیسرے ظالم حکمران کی۔ اسی طرح کسی کے عیب بیان کرنے کی کوئی دینی یا دنیوی ضرورت ہے تو بھی وہ غیبت ممنوعہ میں داخل نہیں، راویوں پر جو جرح کی جاتی ہے وہ چونکہ ایک دینی ضرورت ہے اس لیے جائز ہے۔(۱۹)

''أیحب احدکم ان یأکل لحم اخیه میتا'' اس آیت کریمہ میں غیبت کی مثال مردے کے گوشت سے دی ہے، ایک تو اس لیے کہ جس طرح مردے کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا گوشت کون کھا رہا ہے اسی طرح جس شخص کی غیبت کی جاتی ہے، اسے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی غیبت ہو رہی ہے، دوسرے جس طرح مردے کا گوشت کھانا ایک ناپسندیدہ اور کریہہ عمل ہے، اسی طرح غیبت کرنا بھی شرعاً قبیح اور ناپسندیدہ ہے۔(۲۰)

---

(۱٦) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۹/۱٦

(۱۷) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۹/۱٦

(۱۸) ردالمحتار على الدرالمختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۲۹۰/۵، علامہ شامیؒ نے غیبت کے حلال وحرام مقامات اشعار میں بیان فرمائے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

بما یکره الإنسان یحرم ذکره
سوی عشرة أتت تلو واحد
تظلم وشرو أجرح وبیں مجاهراً
بفسق و مجهولا وغشا لقاصد
وعرف کذا ستفیت استعن عند زاجر
کذاك الصتم حذر فجور معاند

نیز دیکھیے فتح الباري، كتاب الأدب، باب مايجوز من اغتياب أهل النساء والريب: ۵۷۸/۱۰

(۱۹) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ، سورة الحجرا: ۳۳۵/۱٦

(۲۰) إرشادالساري: ۸۱/۱۳، عمدة القاري: ۱۲۸/۲۲، فتح الباري: ۵۷۷/۱۰